Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں کیلئے اہم ہدایات

دنیا کے ۲۵ سے زائد ممالک میں قادیان اور ربوہ کی طرز پر جلسے ہو رہے ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۱۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۲۵/۷۵ | بدھ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ، ۱۰ اخاء ۱۳۶۹ ہش، ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۰

جماعت احمدیہ کے نظام کی کامیابی کی بڑی وجہ کارکنوں کا اعلیٰ اخلاق ہے

اعلیٰ اخلاق سے کام لیں، ذہانت سے مزاح پیدا کریں، اور اعلیٰ اخلاق اور نظم و ضبط کا توازن برقرار رکھیں

ہدایات پر عمل کی نگرانی کریں، نماز سے غافل نہ ہوں اور دعا سے کام لینا کبھی نہ بھولیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۰ وفا ۱۳۶۹ ہش (۲۰ جولائی ۱۹۹۰ء) بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کی تیاریاں

"اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جلسہ سالانہ یو۔کے کے دن اب تھوڑے باقی رہ گئے ہیں۔ یعنی جلسہ سالانہ اتنا قریب آچکا ہے کہ اب صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ جہاں تک انتظامات کا تعلق ہے مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی جو مستقل افسر جلسہ سالانہ ہیں وہ خدا کے فضل سے سارا سال ہی تمام امکانی تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تیاری کرتے رہتے ہیں اور جیسا کہ قادیان اور ربوہ میں دستور تھا ویسا ہی یہاں بھی نظام قائم ہو چکا ہے اور اسی طرح جرمنی کی جماعت میں بھی خدا کے فضل سے اسی طرح کا ایک بہت پختہ نظام قائم ہو چکا ہے اور جلسہ سالانہ اب ایک جگہ نہیں بلکہ قادیان کی روایات کے مطابق اس وقت تقریباً ۲۰-۲۵ مختلف ممالک میں منعقد کیا جاتا ہے تو جہاں تک جلسہ سالانہ یو۔کے کا تعلق ہے اس کی طرف واپس آتے ہوئے میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ تمام انتظامات جن کا لمبی تیاری سے تعلق ہے وہ تو خدا کے فضل سے مکمل ہو چکے ہیں۔ اور قریب کی تیاری کے بھی اکثر انتظامات نہ صرف مکمل ہو چکے ہیں بلکہ بہت سے کارکن یہاں پہنچ کر اپنے اپنے شعبے کو سنبھال بھی چکے ہیں مثلاً ہمارا مواصلات کا شعبہ ہے یا لاؤڈ سپیکر، ویڈیو وغیرہ کا شعبہ ہے۔ اس کے والنٹیئر، رضاکار جو باہر سے، پاکستان سے تشریف لاتے ہیں، وہ پہنچ گئے ہیں جو مقامی ہیں وہ بھی تیاری کر چکے ہیں۔ اور جو میں نے آج صبح اسلام آباد یو۔کے کی رپورٹ منگوائی تو پتہ چلا کہ اکثر خیمے بھی نصب ہو چکے ہیں۔

معاونین کی بروقت فراہمی

انتظامات کا ایک حصہ وہ ہے جس کے لئے کارکن آخری وقت پہ مہیا ہوتے ہیں اور عموماً معاونین اور بعض دفعہ ان سے اوپر کے افسران بھی چونکہ لمبا عرصہ رخصت نہیں لے سکتے۔ اس لئے بہت قریب وقت پہنچتے ہیں۔ قادیان اور ربوہ میں تو یہ دستور ہوا کرتا تھا کہ ان کی جو ڈیوٹی شیٹ ہے وہ لمبا عرصہ پہلے چھپ جایا کرتی تھی اور ایک ریہرسل کر کے اُن کی حاضری کا پہلے جائزہ لیا جاتا تھا مگر وہاں چونکہ سکول بھی اور کالج بھی اور دفتر بھی سب جماعت کے اپنے نظام کے تابع ہوا کرتے تھے۔ اس لئے کوئی دقت نہیں تھی۔ انگلستان جیسی جماعت میں اور اسی طرح دوسری مغربی ممالک کی جماعتوں میں رخصتیں حاصل کرنے کی دقت اور سکول کے اوقات کا فرق، یہ ساری چیزیں کارکنوں کے لئے دقتیں پیدا کرتی ہیں اور اسی وجہ سے کسی حد تک نظام کے لئے بھی دقت پیدا ہو جاتی ہے، چنانچہ آج صبح ایک شعبے کے انچارج نے مجھ سے ذکر کیا کہ جہاں تک ہمارے انتظامات

باقی صـ۲ پر

خصوصی درخواست دعا

ربوہ: ۹ اخاء (اکتوبر) حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرض میں مسلسل افاقہ ہو رہا ہے۔ اور طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنا خاص فضل نازل فرمائے، حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد تر کامل صحت یابی عطا کرے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صہ ۱ سے آگے

کا تعلق ہے ہم پوری طرح تیار بیٹھے ہیں، اب صرف معاونین کا انتظار ہے۔ اس سلسلے میں پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ افسر صاحب جلسہ یہاں کے مقامی جتنے بھی معاونین ہیں ان کو ابھی سے جماعتوں کے ذریعے مطلع کر دیں کہ کب اُن کے آنے کی توقع کی جاتی ہے اور کہاں آکر کس کو رپورٹ کریں تاکہ معاونین کی رپورٹ کا بھی ایک الگ انتظام ساتھ ساتھ جاری ہو جو پہلے یہاں جاری نہیں ہو سکا۔ ربوہ اور قادیان میں تو یہ خدا کے فضل سے بڑے لمبے عرصے سے جاری ہے اور حاضری معاونین کی بھی الگ رپورٹ پہنچا کرتی تھی۔ جب ہم جلسے کے کام کیا کرتے تھے تو اس وقت ہمیشہ افسر جلسہ کے نظام کی طرف سے باقاعدگی سے (امام جماعت احمدیہ) کی خدمت میں یہ رپورٹ بھیجا کرتے تھے کہ کتنے معاونین حاضر ہیں، کتنی کمی ہے اور ہر شعبہ اپنے معاونین پر نظر رکھتے ہوئے پھر ہنگامی معاونین مہیا کرنے کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہ بات سب کو پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ اگر کوئی کارکنوں کے سلسلے میں دقت محسوس کرتا ہے تو اس کو فوری طور پر اس شعبے سے رابطہ کرنا چاہیئے اور اس شعبے کا کام ہے کہ دوسرے معاونین مہیا کرے۔ چنانچہ بارہا ایسے مواقع پیش آچکے ہیں، قادیان میں بھی اور ربوہ میں بھی جبکہ کسی خاص شعبے کو غیر معمولی طور پر زائد کارکنان کی ضرورت پیش آئی۔ جب میں لنگر خانوں میں کام کیا کرتا تھا تو ہمارے لنگر خانے میں مجھے یاد ہے کہ بعض دفعہ بریک ڈاؤن (کام میں تعطل پیدا ہونے کی صورتیں) ہو جاتے تھے۔

اچانک بارش آگئی اور خیمے اُڑ گئے جس کی وجہ سے غیر معمولی طور پر بہت زیادہ کارکنوں کی ضرورت پیش آتی تھی۔ بعض پرائیں اکٹھا کرکے وہ نانبائیوں کے اوپر سائبان بناتے تھے۔ کچھ زائد پیڑے بنانے والے درکار ہوتے تھے، کچھ زائد روٹیاں بنانے والے۔ چونکہ ناتجربہ کار کارکن زیادہ وقت لیتا ہے اس لئے نانبائیوں میں یا روٹی پکانے والوں میں جتنی کمی آتی تھی، اس سے کئی گنا زیادہ کارکنان کی ضرورت پڑ جاتی تھی تو ایسے موقعہ پر ہمارا تجربہ ہے کہ مہمانوں سے جب بھی درخواست کی گئی وہ بڑے شوق کے ساتھ اور بڑے ولولے کے ساتھ پیش ہوئے ہیں اور بعض دفعہ مقامی کارکنان سے بھی آگے بڑھ گئے۔ اس لحاظ سے یہ خیال کہ معاونین کی کمی ہو جائے گی۔ یہ تو ایک وہم ہے جس کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ کمی ہو سکتی ہے صرف ان معنوں میں کہ انتظامیہ بیدار نہ ہو اور کسی کو پتہ نہ ہو کہ کس کا کام ہے۔ اس لئے میں یہ بات وضاحت سے پیش کر رہا ہوں اور چونکہ اب جلسے کا یہ نظام دنیا کے ۲۰ سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر (اللہ نے چاہا تو) ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلسے پیدا کر دے گا کہ ۱۰۰ ممالک سے زائد میں ویسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور ہر ملک میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا لنگر جاری ہو گا۔ پس چونکہ جماعت کو یہ نام بہت پیارا ہے اور (بانی سلسلہ) کے لنگر کے ساتھ ہی دل نرم ہو جاتے ہیں اور طبیعت میں بے شمار محبت جوش مارتی ہے۔ اس لئے اس جلسے کو کارکنان کی کمی نہیں ہو سکتی۔ جہاں بھی ہو گا خدا کے فضل سے اس لحاظ سے برکت ہو گی لیکن انتظام کی خرابی کی وجہ سے یا کسی کی لاعلمی کی وجہ سے کہ یہ کام میرا ہے بھی کہ نہیں، ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

فوری اطلاع دیں

چنانچہ مجھے پچھلا جلسہ گزرنے کے بعد ایک منتظم نے بتایا کہ ہمارا کام اگر کمزور ہوا ہے، ہم وقت کے مطابق ضرورت پوری نہیں کر سکے تو اس میں ہمارا قصور نہیں، کارکن نہیں تھے لیکن ان کا ایک قصور ضرور تھا کہ اگر کارکن نہیں تھے تو فوری مطالبہ کیوں نہیں کیا گیا اور اگر فوری مطالبہ کیا گیا تھا اور اس کی طرف توجہ نہیں ہوئی تو فوری طور پر مجھے کیوں مطلع نہیں کیا گیا۔ جلسے کے دوران شکایات کے زیادہ رابطے نہیں ہوا کرتے بلکہ افسر متعلقہ کو بات کہی جاتی ہے۔ اگر وہ ضرورت پوری نہ ہو تو فوری طور پر (امام) جماعت کو اطلاع پہنچا دی جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی نمائندگی میں آخری ذمہ داری اس کی ہوتی ہے کہ وہ مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دے اور اگر بعد میں تکلیف کی خبر پہنچے تو اس سے بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے جلسے کے دوران میں شکایات کے معاملے میں اس قسم کی پابندیاں نہیں ہوتیں کہ فلاں رستے سے فلاں رستے تک پہنچو، پھر اس کے بعد فلاں رستے تک پہنچو۔ مختلف حالات کے مطابق نظام بدلتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ڈوب رہا ہے تو اس نے تو آواز دینی ہے کہ مجھے بچاؤ۔ اس کے لئے باقاعدہ کوئی چینل تو مقرر نہیں ہوا کرتی کہ وہ فلاں کو کہے، وہ فلاں کو کہے، پھر اس سے آگے فلاں کو اطلاع پہنچے

اس لئے ہنگامی حالات کے مطابق ہنگامی نظام جاری ہوتے ہیں۔ شکایات موقع پر کریں ایسی صورت میں سارے منتظمین کا فرض ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے معاونین پورے کریں۔ اگر مہیا نہ ہوں تو بلا تاخیر افسر معاونین سے مطالبہ کریں اور اگر معقول مدت کے اندر یعنی ایسی مدت کے اندر جس میں انتظام کو نقصان پہنچنے کا خطرہ نہ ہو۔ ان کی ضرورت پوری نہ ہو تو بلا تاخیر مجھے چٹ بھجوا دیں کہ فلاں ضرورت پڑی تھی اور ابھی تک پوری نہیں ہوئی، خطرہ ہے کہ اگر دیر ہو گئی تو ہمارے نظام میں خرابی آجائے گی۔ اسی ضمن میں، چونکہ شکایات کی بات ہو رہی ہے، آنے والے مہمانوں سے بھی میری یہی درخواست ہے، کہ وہ اپنی شکایات موقعہ پر کیا کریں۔ وہ بسا اوقات موقعہ پر صبر کر جاتے ہیں اور گھروں میں واپس جانے کے بعد بے صبری دکھاتے ہیں یعنی جب صبر کا موقعہ نہیں اس وقت صبر کرتے ہیں۔ جب صبر کا موقعہ ہے اس وقت بے صبری دکھا جاتے ہیں۔ یعنی ان معنوں میں کہ پھر وہ اپنی شکایتیں لوگوں تک پہنچاتے اور اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا واقعہ بھی بعض دفعہ جماعت کے کارکنوں کی اتنی بدنامی کا موجب بن سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت میں یہ نظام جاری نہ ہو کہ بروقت مجھے اطلاع کر دیتے ہیں تو وہ خرابیاں آگے بڑھتی چلی جائیں۔ مثلاً پیچھے یہاں کسی شخص نے لفٹ دینے کے بہانے کرایے وصول کرنے شروع کئے۔ اب یہ مجھے علم نہیں کہ بہت زیادہ دفعہ واقعہ ہوا یا ایک دو دفعہ لیکن ایک دو دفعہ یہ واقعہ قطعی طور پر ہوا کہ ایک صاحب نے جب مہمان رخصت ہو رہے ہوتے تھے وہاں موٹر کھڑی کر دی کہ آؤ جی بیٹھو۔ تشریف لائیں۔ اپنی موٹر میں بیٹھئے اور جب وہ مہمان بیٹھ گئے تو ہر ایک سے اترتے وقت دس دس پونڈ وصول کرنے شروع کر دیئے۔ اب وہ اس قسم کی مشکل صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ جس سے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ پھر بیچارہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اب ایسے موقعہ پر ضروری تھا کہ فوری طور پر اس کی اطلاع مجھے بھجوائی جاتی۔ پرائیویٹ سیکرٹری ہر وقت مہیا رہتا ہے اور بہت سارے رستے ایسے ہیں جن کے ذریعے بلا تاخیر اطلاع بھجوائی جا سکتی ہے تاکہ اس کی روک تھام کی جاتی۔ نہ صرف یہ کہ مجھے اطلاع نہیں کی گئی بلکہ سارا جلسہ وہ صاحب دل میں اس بات کو پکاتے رہے اور پھر لاہور جا کے وہ پھوڑا پھوٹا اور پھر سب جگہ بدنامیاں شروع ہو گئیں کہ جی! یو کے کی جماعت تو ایسی ہے۔ حالانکہ یو۔ کے کی جماعت ایسی نہیں ہے۔ بڑی مخلص جماعت ہے غیر معمولی قربانی کرنے والی ہے۔ جتنے مہمان نوازی کے سامان یہاں مہیا ہیں، وہ اس سے بہت زیادہ ربوہ والوں کو یا پاکستان یا ہندوستان کے لوگوں کو مہیا ہوتے ہیں کیونکہ یہاں رہن سہن کا طریق اور ہے۔ سارے گھر میں ایک ٹائلٹ ہے یا دو بھی ہوں تو پھر بھی بمشکل گھر کی ضرورت پوری کرتے ہیں تو ایسی جگہوں پر جب مہمانوں کا بوجھ پڑتا ہے پھر نوکر کا نظام کوئی نہیں ہے۔ گھر والوں کو غیر معمولی محنت کرنی پڑتی ہے۔ یہ سارے کام جو یو۔ کے نے گزشتہ بہت سے سالوں سے بڑی ذمہ داری اور بڑی وفا اور بڑی محبت کے ساتھ سرانجام دیئے ہیں، یہ ایک طرف اور ایک ڈھنڈورا پیٹنے والا ایک طرف جس مجلس میں بیٹھا، اس نے کہہ دیا کہ جی! یو۔ کے کی جماعت۔ وہ تو مہمانوں کو بٹھاتے ہیں اور پیسے چارج (وصول) کرتے ہیں تو بڑا ظلم ہے۔ چونکہ جماعت میں ساتھ یہ نظام بھی جاری ہے کہ خطوں میں مجھ سے ساری باتیں کرتے رہتے ہیں اور خدا کے فضل سے چونکہ مجھے روزانہ کثرت سے خط پڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس لئے دنیا کے کونے کونے میں جو باتیں ہو رہی ہیں ان کی اطلاعیں پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ تو جب لاہور سے مجھے کسی نے بتایا کہ فلاں شخص نے مجھ سے یہ بات کی ہے تو فوری طور پر میں نے وہاں کے نظام کو بھی جھنجھوڑا اور یہاں بھی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ واقعہ ہوا تو تھا لیکن ایک انفرادی واقعہ ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے جماعت کو بدنام کرنے کا حق کوئی نہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ روٹی کے متعلق شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور ہمیشہ سے ہوتی ہے کیونکہ اتنے بڑے مہمانوں کے لئے ہمارے مزاج کی روٹی پکانا کوئی آسان کام نہیں ہے اور انتظامات میں بریک ڈاؤن بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن بعض دفعہ اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ ایک چیز مسلسل خراب بن رہی ہوتی ہے مثلاً کچی اتر رہی ہے تو کچی اترتی چلی جا رہی ہے یا جل رہی ہے تو جلتی چلی جا رہی ہے۔ ایسے موقعہ پر اگر بروقت اطلاع نہ دی جائے تو بہت نقصان ہوتا ہے یعنی رزق کا بھی نقصان اور لوگوں کے معدوں کا بھی نقصان اور مزاج کا بھی نقصان اور پھر باتوں کی وجہ سے اور روحانی لحاظ سے بھی نقصان پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے اس دفعہ شکایات کا ایک دفتر اس رنگ میں کھولنا چاہیئے کہ جس میں ہر شاکی اپنی شکایت بلا تاخیر ڈال دے اور اسی رات یا اگر افسر شکایات جو بھی مقرر ہو وہ یہ ضروری سمجھے کہ یہ اس نوعیت کی شکایت ہے کہ فوری طور پر مجھے اس کی اطلاع ملنی چاہیئے، مجھے فوری اطلاع دے ورنہ رات کو جو دستور ہے کہ سارا دن کی شکایتیں اکٹھی ہو کر پھر شام کو پہنچیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ ایک دوسرا شعبہ بھی امسال سے یہاں جاری ہونا چاہیئے ۔

روٹی مشین کی کارکردگی میں مشکلات

ایک اور مشکل ایسی ہے جس کے پیش نظر ہم ایک نیا نظام جاری کر رہے ہیں اور جماعت کو مطلع رہنا چاہیئے یعنی میزبانوں کو بھی، مہمانوں کو بھی کہ یہ نظام ہے جس میں بعض دفعہ ایک کمزوری بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور اگر وہ خود حل کر سکتے ہوں تو خود حل کریں بجائے اس کے کہ گھبرا جائیں یا سمجھیں کہ سارا نظام ہی یہاں درہم برہم ہوا ہوا ہے ۔ ہم نے روٹی کی مشین جو یہاں بنوائی تھی وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت ہی اچھا کام کر رہی ہے لیکن یہاں مشینوں کی قیمتیں زیادہ پڑتی ہیں اور اگر سارے مہمانوں کی ضرورت کے لئے مشینیں بنائی جائیں تو تین مشینیں چاہئیں ۔ لیکن وہ ایک ہی مشین ہم بنا سکے ہیں اور اتنا عرصہ لگا ہے اس کی نوک پلک کو درست کرنے کا تو خدا کے فضل سے بہت اچھے معیار کی روٹی پیدا کر رہی ہے ۔ یعنی شروع میں کچھ کمزوریاں تھیں رفتہ رفتہ ٹھیک ہوتی چلی گئیں لیکن اگر اس کی رفتار کو بہت زیادہ تیز کیا جائے تو پھر وہی بات ہو گی یا کچی روٹی نکلے گی یا جلی ہوئی ۔ اس دفعہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہفتہ پہلے ۱۲ تاریخ سے وہ مشین کام شروع کر دے اور ایک بہت بڑا کولر ہے جو غالباً ۲۔ (مائینس) یا ۳ ڈگری تک، منفی ۲، ۳ درجہ حرارت تک وہ ٹھنڈا کرتا ہے ۔ اس میں ان روٹیوں کو تھیلوں میں ڈال کر محفوظ کر لیا جائے (محفوظ PRESERVE) کرنے والی دوائیاں ہم ڈالنا پسند نہیں کرتے کیونکہ اس سے آج کل جو تحقیقات ہو رہی ہیں نقصانات کے اندیشے ہیں ۔ بہرحال اس روٹی کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ تین دن تک تو قطعی طور پہ ٹھیک رہتی ہے اور میں نے اپنے گھر میں جو تجربہ کر کے دیکھا ہے ، میں نے دس دن کے بعد بھی کھائی ہے میرے لئے تو وہ بھی ٹھیک تھی لیکن مزاج مختلف ہوتے ہیں ۔ بعض لوگ پرواہ نہیں کرتے ۔ تھوڑی سی باسی بھی ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ خراب نہ ہو یعنی نقصان پہنچانے والی نہ ہو تو گزارہ کر لیتے ہیں ۔ بعض بہت ہی نازک مزاج ہوتے ہیں اور وہ روٹی کی ذراسی اونچ نیچ کو بھی برداشت نہیں کرتے ۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ روٹی جب باہر نکلے تو بعض لوگوں کے لئے کچھ مشکلات پیدا کرے ۔ جو نئی بات ہے وہ روٹی کو گرم کرنے کا نظام ہے ۔ روٹی کو گرم کرنے کے لئے اس دفعہ ہم نے ایک طریق سوچا ہے اس پر عمل ہو گا ۔ پہلی دفعہ ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ وہ پوری طرح صحیح کام نہ کرے تو جو روٹی پہنچے گی بعض دفعہ وہ ٹھنڈی بھی ہو سکتی ہے اندر سے اور ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے یہ وہم ہو گا کہ شاید خراب ہو ۔ بعض دفعہ جلدی میں گرم کرنے کے نتیجے میں بعض حصوں پر سطحی طور پر جلن کے آثار بھی ہوں اور سیاہی پیدا ہو جاتی ہے تو میں یہ مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ اس روٹی میں کوئی بنیادی خرابی نہیں ہے ۔ بہت اچھی روٹی ہو گی (اللہ نے چاہا تو) لیکن اگر کچھ ٹھنڈی ہو جائے اور اگر وہ مہمان گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ تو گھر سے گرم کر سکتے ہیں ۔ اگر پسند نہیں آئی تو بجائے پھینکنے کے جہاں روٹیاں گرم ہو رہی ہیں وہاں لے جائیں اور دوبارہ اپنی روٹیاں گرم کروالیں ۔ بے تکلفی سے اگر آپ گھریلو رنگ میں گزارا کرنے کی کوشش کریں تو خدا کے فضل سے انتظامات میں بہت سہولت پیدا ہو جاتی ہے ۔

ایک اور بات جو کارکنان کے لئے بھی ضروری ہے اور مہمانوں کے لئے بھی وہ یہ ہے کہ جہاں بھی نظام جاری ہو وہاں فرکشن (FRICTION) کسی رنگ میں ضرور پیدا ہوتی ہے یعنی جب موٹر چلتی ہے تو اس کے پہیئے اس کے کل پرزے جو حرکت کرتے ہیں ، ایک دوسرے کے قریب سے گزرنے سے گرمی پیدا ہوتی ہے اور کسی ایک جگہ ذراسی بھی خرابی پیدا ہو تو ایک پرزے کا دوسرے پر جھکاؤ پھر بہت تیز گرمی پیدا کرتا ہے ۔ یعنی وہ رگڑنے لگ جاتے ہیں ۔ اس نظام کا بالکل اسی طرح انسانی نظام سے بھی تعلق ہے ۔ انسانی انتظامات میں بھی بہترین نظام وہ ہوتا ہے جہاں ایک دوسرے سے رگڑ کر نہ چلیں اپنے اپنے دائرہ کار میں حرکت کریں ۔ اس سے جو گرمی ہوتی ہے وہ قابلِ برداشت رہتی ہے یعنی قرب میں حرکت کے نتیجے میں یہ گرمی ضرور پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن جہاں کوئی پرزہ اپنا آربٹ (ORBIT) (حلقہ عمل) چھوڑ دے یعنی جس مدار پر حرکت کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اس مدار سے ذرا سا بھی ہٹ جائے تو اس سے پھر گرمی پیدا ہوتی ہے اور یہ گرمی اگر اس کا پہلے سے ہی انتظام نہ کیا جائے اور پیش بندیاں نہ کی جائیں تو اچانک سارے نظام کو بھی خراب کر سکتی ہے اور موٹر وغیرہ میں یا جو جدید مشینیں ہیں ان میں (لبریکیشن) LUBRICATION کا نظام ہے جو یہ پیش بندیاں کرتا ہے اور روزمرہ کی عام گرمی کو بھی کم سے کم درجے پر رکھتا ہے ۔ ذرا سا سٹارٹ کر کے انجن آپ دیکھیں گرم تو ضرور ہو گا ۔ لیکن چونکہ لبریکیشن ہو رہی ہوتی ہے اس لئے وہ گرمی خطرہ پیدا نہیں کرتی ۔ لبریکیشن انسانی نظام میں اخلاق سے ملتی ہے ۔ جتنے اعلیٰ درجے کے اخلاق کارکنان کے ہوں اتنا ہی زیادہ نظام لبریکیشن کے ساتھ چلتا ہے اور اگر کسی پرزے کا جھکاؤ ہو کر دوسری طرف ٹکر بھی لگ جائے تو یہ لبریکیشن ہے جو اس کو بچا لیتی ہے اور بعض دفعہ پیچھے دھکیل دیتی ہے ۔

جماعت احمدیہ میں اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ

جماعت احمدیہ کی روایات میں اس پہلو سے اخلاق کو بہت بڑا مقام حاصل رہا ہے اور ساری دنیا جو حیرت سے دیکھتی ہے کہ جماعت کا اتنا بڑا نظام کیسے چل رہا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت کے کارکنان اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوتے ہیں اور جہاں کہیں گرمی پیدا ہونے کے خطرات ہوتے ہیں وہاں اگر ایک سے غلطی ہوئی ہے تو دوسرا اپنے حسن خلق کے نتیجے میں اس معاملے کو سنبھال لیتا ہے ۔ بعض دفعہ ایک مہمان تیز مزاج آجاتا ہے ۔ بعض دفعہ ایک میزبان تنقید برداشت نہیں کر سکتا اور اگر بدقسمتی سے دونوں اکٹھے ہو جائیں تو پھر ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے ۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بہت شاذ ایسے واقعات ہوتے ہیں لیکن ہم نے دیکھے ہیں ۔ ایک دفعہ ربوہ میں چاول کھانے والے ایک مہمان تھے ۔ ان کے لئے چاول نہیں تھے ۔ انہوں نے کہا کہ ہم ابھی پکا دیتے ہیں ۔ انہوں نے اتنا شور مچایا کہ جو پکانے والے تھے وہ بھی اسی مزاج کے تھے ۔ خوب گرما گرم بحث ہوئی اور یوں لگتا تھا کہ خوفناک لڑائی پھیل جائے گی سارے علاقے میں ۔ شور سن کر میں لنگر سے باہر آیا اور میں نے جا کر جو دیکھا تو وہ دونوں میرا لحاظ کرتے تھے ۔ پیار سے ان کو سمجھایا تو ہنس پڑے اور وہیں بات ہی ختم ہو گئی تو ایک ہنسی سے بعض دفعہ بڑے بڑے خراب نتائج جو نکل سکتے ہیں ان کی روک تھام ہو جاتی ہے ۔ اس لئے آپ حسن خلق سے بھی کام لیں اور جہاں مزاح سے فائدہ پہنچ سکے وہاں مزاح سے کام لیں ۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے

ذہانت سے مزاح کا استعمال

مزاح زندگی کا ایک بڑا اہم حصہ ہے ۔ ایک تو ایسا مزاح ہے جس کو لوگ کہتے ہیں کہ کوئی شخص بھانڈ ہو گیا ہے ۔ یعنی جس کو عادت ہو دن رات سوائے مزاح کے کام ہی کوئی نہ ہو ، اس کو لوگ کہتے ہیں بھانڈ بن گیا ہے ۔ وہ مزاح میں نہیں کہہ رہا لیکن وہ مزاح جو زندگی کی خشکیوں میں تری پیدا کرنے والا ہے ۔ جو روزمرہ کی یکسانیت کو دور کرتا ہے اور زندگی میں ایک فراخی اور روانی پیدا کرتا ہے ۔ وہ مزاح بہت ضروری ہے اور بعض دفعہ غصوں کو ختم کرنے کے لئے مزاح بہت کام دیتا ہے ۔ بعض دفعہ بچے ایسی حرکت کر دیتے ہیں کہ ماں باپ کو ہنسی آجاتی ہے خواہ کتنا ہی غصہ ہو ان سے پھر وہ ہنسی برداشت نہیں ہوتی اور ہنسی برداشت نہ ہونے کے معاملے میں چھوٹے بڑے ، ادنیٰ اعلیٰ سب برابر ہوتے ہیں ۔ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ اگر وفات کا موقعہ بھی ہو اور لوگ سوگ پر بیٹھے ہوں اگر کسی سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو مزاحیہ ہو تو اس وقت بھی ہنسی برداشت نہیں ہوتی ۔

ایک دفعہ قادیان میں مجھے یاد ہے ہمارے بھائیوں سے کوئی غلطی ہو گئی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے غالباً یہ تھی کہ ہمیں پتہ نہیں لگا تھا کہ حضرت (فضل عمر) نماز کے لئے چلے گئے ہیں اور ہم کھیلتے رہے اور جب وہ واپس نکلے تو اس وقت ہمیں سمجھ آئی کہ ہم پکڑے گئے اور غلطی ہو گئی ۔ بہرحال حضرت (فضلِ عمر) نے لائن لگوا دی اور سب کو سزا دینی تھی ۔ اب ہمیں پتہ نہیں کیا سزا دینی تھی مگر بڑے غصے میں تھے کہ تم نے یہ کیا حرکت کی ہے ۔ ادھر نماز ہو رہی تھی اور تم صحن میں کھیل رہے تھے ۔ تو ہمارے ایک بھائی جن کا نام لینا اس وقت مناسب نہیں ان کی شکل اس وقت اس قسم کی بن گئی خوف سے اور چہرہ بھی موٹا تھا تو وہ ذرا سا منہ کانپتا تھا تو ایک کلّہ نیچے ہو جاتا تھا ایک اوپر ہو جاتا تھا تو حضرت (فضل عمر) کی SENSIVE یعنی مزاح کا جو ذوق تھا وہ بہت اعلیٰ اور لطیف تھا تو آپ کی اس پر جو نظر پڑی تو ہنسی برداشت نہ ہوئی ۔ پہلے اپنی پگڑی کا تھوڑا سا پلو منہ پر رکھا اور کوشش کی برداشت کرنے کی ۔ اس کے بعد اس قدر قہقہہ نکلا کہ ہمیں اسی طرح چھوڑ کر آپ اپنی رہائش گاہ کی طرف چلے گئے ۔ تو ہنسی میں نے جیسا کہ بتایا ہے بعض دفعہ بڑے بڑے غصے پر قابو پا لیتی ہے تو اگر کوئی لطیف مزاح ہو تو وہ فائدہ بھی پہنچاتا ہے لیکن بھونڈے مذاق سے بچنا ۔ کیونکہ بھونڈا مذاق ہنستے ہوؤں کو بھی غصہ دلا دیتا ہے اور ہر موقعہ کی بات ہوا کرتی ہے ، اس لئے بھانڈ پنے سے کام نہیں بنتا ، ذہانت کے ساتھ مزاح کا استعمال ہونا چاہیئے ۔

اس فن کو آپ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کتب سے سیکھ سکتے ہیں ۔ آپ نے جہاں ..... ۔ ..... دلائل دیئے ہیں وہاں اس کے بعض حصے مزاح سے تعلق رکھتے ہیں ۔ غیر از جماعت کے عقائد ..... آپ نے مزاح کے رنگ میں اس طرح ظاہر فرمایا ہے کہ لطیف مزاح ہے لیکن وہ تھوڑی دیر پڑھنے کے بعد میرا خیال ہے کہ مخالفین کو بھی ہنسی آجاتی ہو گی ۔ ایسا .... ہے کہ اس کو اگر کھول کر اس رنگ میں بیان کیا جائے جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے مناظروں میں بھی اس فن کو نہایت ہی عمدگی اور پاکیزگی کے ساتھ استعمال فرمایا ہے ۔ تو آپ بھی بحیثیت کارکن اپنی مجلسوں میں جہاں تھکاوٹ دور کرنی ہو یا کسی کا غصہ ہٹانا ہو تو لطیف مزاح سے بے شک کام لیں ، ٹینشن (TENSION) نہ پیدا کریں یعنی اعصابی تناؤ ۔ جن کارکنوں میں اعصابی تناؤ پیدا ہو جائے ۔ ان سے پھر غلطیاں ہونی شروع ہو جاتی ہیں ۔ نظام فراخ دلی کے ساتھ چلتا ہے ، حوصلے کے ساتھ ۔ کچھ دوسرے کی رعایت کی ، کچھ اپنا حق چھوڑا ، کچھ اپنا حق مانگنے میں کمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی، کچھ دوسرے کے زائد مطالبے کو بھی نرمی سے پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس کو دوسرے لفظوں میں کشننگ CUSHENING کہتے ہیں اور اس کی مثال میں نے لبریکیشن LUBRICATION سے دی ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاق کی مختلف صورتیں ہیں۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس سارے جلسے میں بھی پرانی روایات کی طرح خدا کے فضل کے ساتھ تمام کارکن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں گے۔

اعلیٰ اخلاق اور نظم وضبط

اعلیٰ اخلاق اور نظم وضبط کے رشتے کے متعلق کچھ بتانا ضروری ہے۔ بعض لوگ اعلیٰ اخلاق کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ نظم وضبط کو توڑ دیا جائے۔ حُسنِ خلق کی خاطر نظام کو توڑ دیا جائے۔ کسی کے پاس ٹکٹ نہیں ہے تو اس کو بھی جانے دیا۔ قانون مقرر ہے کہ فلاں جگہ کھانا کھانا ہے۔ تو جہاں کوئی آیا وہیں اس کو بٹھا کے کھلا دیا۔ یہ جو چیزیں ہیں یہ ایک پہلو سے حُسنِ خلق کہلا سکتی ہیں، بڑا نرم انسان ہے۔ بڑا خلیق ہے۔ ہر آدمی کی خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن ایک پہلو سے یہ بدانتظامی ہے اور بعض دفعہ بدانتظامی اتنی شدید رنگ کی ہو جاتی ہے حسن خلق کی وجہ سے کہ اس سے بڑے بڑے خطرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سیکیورٹی، حفاظت کا نظام ہے اور لنگر خانوں میں اگر کسی کو جانے کی اجازت نہیں تو وہ حفاظت کے نظام کی خاطر ہی ہے۔ بعض دفعہ بعض شریروں نے ہمارے جلسہ سالانہ پر کھانوں میں زہر ملانے کی کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ جماعت نگران تھی اور خدا کے فرشتے نگران تھے جنہوں نے نگرانوں کو متوجہ فرما دیا تو ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ ایسا ہوا ہے تو ایسے موقعوں پر حُسنِ خلق خودکشی کے مترادف ہوتا ہے حُسنِ خلق اَور چیز ہے اور نظم وضبط اور چیز ہے اور ان دونوں کے درمیان ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ بڑے حُسنِ خلق کے ساتھ نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ ایک آدمی کو کہہ سکتے ہیں کہ جناب آپ آگے نہیں جائیں گے۔ وہ سختی بھی کرے تو آپ برداشت کریں۔ یہ حُسنِ خلق ہے لیکن اس کو آگے جانے دیں یہ بدنظمی ہے۔ اس لئے ہر نظام میں ان دونوں چیزوں کے درمیان توازن رکھنا بڑا ضروری ہوا کرتا ہے۔ جو آپ کے فرائض ہیں آپ نے بہرحال ادا کرنے ہیں۔ جن فرائض میں تبدیلی کا آپ کو اختیار نہیں وہاں اگر اپنے اخلاق کی وجہ سے آپ تبدیلی کرتے ہیں تو مجرم بنتے ہیں۔ اپنے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے جتنی نرمی، جتنا لطف و عنایت دکھا سکتے ہیں ضرور دکھائیں۔ مگر دائرہ کار کو پھلانگنے کی اجازت نہیں ہے۔ بعض دفعہ لوگ اپنے ایسے غیر احمدی مہمان کو لے آتے ہیں جس کے پاس ٹکٹ نہیں ہے۔ اب اس سے کئی طرح سے باتیں ہو سکتی ہیں۔ سختی سے بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہرگز نہیں ہم جانے دیں گے۔ اس کے سامنے بھی کہا جا سکتا ہے جس سے دونوں کی دل شکنی ہو اور حُسنِ خلق سے اس کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک منٹ کے لئے مجھ سے علیحدگی میں تھوڑی سی بات سنیں، دوسرے کو نظر میں رکھتے ہوئے، بہت دُور جانے کی ضرورت نہیں اس سے یہ کہیں کہ یہ ہمارا نظام ہے اور ساری جماعت کے مفاد میں یہ نظام ہے اس لئے آپ مہربانی فرما کر کسی بہانے سے ان کو ذرا تھوڑی دیر ٹالیں اور یہ طریق ہے جس سے اجازت مل سکتی ہے۔ اور فلاں نظام ہے جس کے پاس آپ کو جانے کی ضرورت پڑے گی تو یہ ایک طریقہ ہے سمجھانے کا۔ اگر اچھے طریقے سے سمجھایا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی انسان بے وجہ بُرا مانے لیکن اگر بدخلقی سے بات کریں گے تو اس سے یقیناً ٹھوکر لگتی ہے۔ پھر شکایتیں پہنچتی ہیں کہ ہم فلاں دوست کو لے کے آئے تھے۔ وہ بڑا ہی جماعت کے قریب آچکا تھا اور فلاں نے بداخلاقی سے کام لیا اور وہ دور ہو گیا اور بھاگ گیا۔ ایسا ایک واقعہ ایک دفعہ پیش آیا جس میں واقعۃً منتظمین کی غلطی تھی یعنی ایک ایسے شخص کو جس کے متعلق ان کو شبہ تھا کہ اس کے اوپر نظام کی طرف سے پکڑ آئی ہوئی ہے اور وہ اس جلسے میں اپنے بعض غیر مسلم مہمانوں کو لے کے آیا ہوا تھا اور انہوں نے اپنی طرف سے مستعدی دکھاتے ہوئے اور یہ سمجھے کہ نظام کا یہ تقاضا ہے جا کر بھری مجلس میں اُن کو اٹھوا دیا۔ اب جو اندر داخل ہو چکا تھا اس وقت اُن کا کام یہ تھا کہ افسرِ بالا کو بتاتے کہ فلاں صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کیا حکم ہے؟ اور اپنے ہاتھ میں اس فیصلے کو نہ لیتے اور ویسے بھی جب ایک آدمی داخل ہو چکا ہے تو اس وقت اس کو اٹھانا اَدنسبات ہے اور جب نظام کی طرف سے ہدایت بھی کوئی نہیں ہے کہ چونکہ ایک شخص کو سزا ملی ہوئی ہے۔ ایک شخص سے چندہ نہیں لیا جا رہا تو اس لئے اس کو جلسے میں بھی شامل نہ ہونے دیا جائے۔ ایسے فیصلے جو مبہم بنے رہیں اس میں نظام کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ آپ اپنی طرف سے خود فیصلہ کریں۔ اس میں نظام کا تقاضا یہ ہے کہ کچھ نظر رکھیں اور اس عرصے میں پیغام بھیج کر یا متعلقہ افسر کو مطلع کر کے اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کریں اور افسر بالا کا بھی یہ کام ہے کہ وہ حسنِ خلق سے پیش آئے اور لوگوں کی ٹھوکر کا موجب نہ بنے۔ جماعت احمدیہ دل جیتنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس بنیادی حقیقت کو تو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے اور نظام جماعت کی متابعت میں اگر دل ٹوٹتے ہوں تو ہر کارکن کا فرض ہے کہ وہ اپنی جان پر زیادہ سے زیادہ تکلیف لے لے اور دل توڑنے سے گریز کرے اور نظام کے تقاضے کو اس طرح سرانجام دے کہ اس کے دل کو بیشک تکلیف پہنچ رہی ہو لیکن جس پر وہ نظام جاری کرنا ہے اس کو کم سے کم تکلیف پہنچے یا نہ پہنچے۔ یہ ایک سلیقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر بعض لوگوں کو ودیعت ہوتا ہے اور بعض لوگوں کو سکھانا پڑتا ہے لیکن اگر باشعور طور پر ہر انسان ان باتوں کو سمجھ کر اپنے مزاج کو ان چیزوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے تو ناممکن نہیں ہے۔ لوگ تربیت سے آہستہ آہستہ سلجھ جاتے ہیں۔ بہرحال کوشش یہی کرنی چاہئے کہ آپ کسی کی ٹھوکر کا موجب نہ بنیں اور دل شکنی کا موجب نہ بنیں اور اگر توازن اس طرح کا خطرناک ہو کہ ایک طرف کسی قسم کا خطرہ درپیش ہو اور دوسری طرف ٹھوکر کا مسئلہ ہو تو یہ وہ صورتحال ہے جس کی فوری طور پر بالا افسر کو اطلاع کرنی ضروری ہے، یہی حل ہے۔ اور اس وقت تک اپنی نگرانی رکھیں جب تک آپ نگرانی رکھ سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ اور نماز کا قیام

جلسہ سالانہ کے نظام کے متعلق ایک اَور اہم بات جس کی طرف مَیں سالہا سال سے اپنے نظام کو جہاں جہاں مَیں کام کرتا رہا ہوں ہمیشہ توجہ دلاتا رہا ہوں بلکہ جہاں تک مجھے یاد ہے جب سے مَیں نظام جلسہ سے وابستہ ہوا ہوں اس پہلو کی طرف جو مَیں اب بیان کرنے لگا ہوں ہمیشہ توجہ دلاتا رہا ہوں، اور وہ ہے نماز کا قیام۔ جس طرح مَیں نے ایک بنیادی بات آپ کے سامنے یہ رکھی کہ ہم دل جیتنے کے لئے آئے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ دل کس کی خاطر۔ اپنے لئے یا کسی اور کے لئے۔ ہم خدا کی خاطر دل جیتنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے اگر دل خدا کی خاطر نہ رہیں تو پھر وہ جیتنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں، بالکل بے معنی اور لغو بات رہ جاتی ہے۔ اور خدا کی خاطر دل جیتنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم بنی نوع انسان کو عبادت گزار بنانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ لوگ جو نظام کے بہانے نمازیں چھوڑ دیتے ہیں اُن کے پاس اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ نماز کو اتنی اہمیت حاصل ہے کہ شدید جنگ کے دوران بھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سوائے اس کے کہ بالکل ناممکن بنا دیا گیا اور وہ صرف ایک دفعہ ہوا، باقاعدہ نماز ادا کرتے تھے اور لڑائی ہو رہی ہوتی تھی اور قرآن کریم کے بیان کے مطابق آپ پھر بھی باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ آدھے لوگ آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کے علیحدہ ہو جایا کرتے تھے اور دوسرے دوسری رکعت پڑھنے کے لئے آتے تھے تو یہ ہتھیار سنبھال لیتے تھے اور پھر پہلی پارٹی دوبارہ واپس آتی تھی ان کو ہتھیار دے کر اور اپنی دوسری رکعت بعد میں پوری کرتی تھی اور دوسری پارٹی پھر واپس آکر اُن کو ہتھیار پکڑا کر اپنی رکعت پوری کرتی تھی۔ اب یہ بتائیں کہ چار پھیرے پڑتے تھے اور دورانِ جنگ جب لڑائی ہو رہی ہو اس وقت یہ کیفیت حیرت انگیز ہے۔ سوائے اس کے کہ انسان کو کامل یقین ہو جائے، ایک ذرّہ بھی شک نہ رہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نزدیک دنیا کی سب سے زیادہ اہم چیز عبادت تھی اور عبادت کے مقابل پر پھر کسی چیز کو کوئی اہمیت نہیں رہتی تھی۔ یہاں چھوٹے سے نظام میں رہتے کے خیال سے بھی لوگ نمازوں کو ٹال دیتے ہیں۔ چنانچہ بعض تو ایسے ہیں جو پھر نماز قضاء کر جاتے ہیں۔ یا بعض پڑھتے بھی نہیں ہوں گے۔ کیونکہ انگلستان وغیرہ میں نظام اس طرح جاری نہیں ہیں جس طرح قادیان یا ربوہ میں جاری تھے اور نماز کی اہمیت کا احساس اس شدت کے ساتھ چھوٹی نسلوں میں پیدا نہیں کیا گیا جیسا کہ قادیان یا ربوہ میں یا پاکستان کی بڑی جماعتوں میں کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں دہرا خطرہ ہے۔ کارکن آئیں گے، وہ سمجھیں گے کہ یہی نیکی ہے کہ مَیں کارکن ہوں اور نماز ہو نہ ہو کیا فرق پڑتا ہے۔ اس سے مستقبل کے لئے آپ بہت ٹیڑھی عادتیں چھوڑ جائیں گے اور نہایت بڑے خطرات پیدا کر جائیں گے۔ جب زور برتن پر ہو جائے اور یہ دیکھا ہی نہ جائے کہ برتن بھرا ہوا ہے کہ خالی ہے تو ایسے برتن سے کسی نے سر پھوڑنا ہے جس میں کچھ بھی نہ ہو۔ یہ نظام برتن کی حیثیت رکھتا ہے اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اندر عبادت کی روح ہے ۔ محبت کی روح ہے اور اعلیٰ اخلاق کی روحیں ہیں جو اس نظامِ جماعت کے برتن میں محفوظ رہتی ہیں اور سب سے اہم روح جو اِس نظام میں ہے وہ عبادت کی روح ہے ۔ پس جلسے کا نظام ہو یا کوئی اور اگر اُس کی وجہ سے عبادت میں رخنہ پیدا ہوتا ہے تو ہم اپنے اعلیٰ مقصد کو ایک ادنیٰ مقصد پر قربان کر رہے ہیں ۔ جبکہ عہد بیعت میں اس کے بالکل برعکس صورتحال ہے ۔ عہد بیعت میں آپ یہ اقرار کرتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو وہاں نسبتی لحاظ سے وہ نظام جو بظاہر دین ہی کا حصہ ہے عبادت کے مقابل پر دنیا بن جاتا ہے اور یہ دین اور دنیا کا رشتہ اسی طرح چلتا چلا جاتا ہے ۔ باریک در باریک ہوتا چلا جاتا ہے ۔ اعلیٰ سے اعلیٰ دینی فرائض میں بھی آپس میں ایک تناسب ہوتا ہے ۔ اوپر کے درجہ کا دینی فرض نچلے درجے پر قربان نہیں کیا جا سکتا ۔ پس نماز باجماعت کے قیام کی طرف سارے منتظمین توجہ رکھیں اور ایک تربیت کا نظام ہے وہ تو اپنی جگہ کام کرے گا لیکن ہر افسر شعبہ کا کام ہے کہ اس کے ماتحت افسران اور معاونین سب باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں ۔ اگر ممکن ہو تو اُن کے لئے چھوٹی باجماعت نمازوں کا شعبہ وار انتظام کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ بعض وقت باجماعت نماز میں شامل نہیں ہو سکتے ۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بھی دورانِ جہاد آدھے مجاہدین شامل نہیں ہو سکتے تھے مگر وہ جو صورت ہے کہ وہ آدھی نماز پڑھیں اور پھر واپس چلے جائیں ۔ پھر دوسرے آدمی نماز پڑھیں وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے خاص ہے ۔ اس کو ہم عام نہیں کر سکتے ۔ اس لئے یا آپ باجماعت نماز پڑھ سکیں گے یا نہیں پڑھ سکیں گے ۔ دو ہی صورتیں ہیں وہ جو صورت تھی جو میں نے بیان کی ہے اس کے اندر ایک اور فلسفہ ہے جس کو آپ کو سمجھنا چاہیئے ۔ جہاد کے وقت ہر شخص کو اپنی زندگی کے متعلق بے یقینی ہوتی تھی اور سب سے بڑی صحابہ کی خواہش ، اپنی زندگی کی آخری خواہش یہ ہوا کرتی تھی کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے نماز کی توفیق مل جائے ۔ پس یہ جو نظام بیان کیا گیا ہے یہ کوئی جلد بازی میں تجویز ہوا نظام نہیں ہے بلکہ ایسا حیرت انگیز حکمت پر مبنی نظام ہے جس کو دنیادار سمجھ ہی نہیں سکتے ۔ ایک دنیادار جرنیل کے دماغ میں نہیں آ سکتی ، اس کے خواب میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی کہ جنگ کے دوران کسی کو پیچھے بلا کر آدھوں کو پہلے چرچ میں بلاؤں پھر وہ پہلے واپس آئیں ، پھر وہ دوسرے واپس آئیں ۔ وہ کہے گا کہ یہ کیا چکر ہے ۔ یہ تو بالکل بے معنی اور بے حقیقت بات ہے مگر دلوں میں عظمت کس چیز کی ہے ۔ یہ ہے فیصلہ کن بات ۔ اور قرآن کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اور صحابہ کی رضوان اللہ علیہم سچائی کی کتنی بڑی دلیل اس چھوٹے سے حکم میں مضمر ہے ۔ بلا استثنا ۔ بلاشبہ سب سے بڑی عظمت اس وقت عبادت کو حاصل تھی اور وہ عبادت جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے پڑھی جائے ۔ ایسے حریص تھے مومن اس عبادت کے لئے کہ خدا تعالیٰ نے محبت کی نظر سے ان کی تمنا کو دیکھا اور ایک ایسا نظام تجویز کیا جو دنیا کی نظر میں گلمزی (CLUMSY) اور ناقابل عمل قرار دیا جائے لیکن ان کے دل کی تمنا دیکھیں کہ کتنی شدید تھی اور کیسی کیسی دعائیں ان کے دل سے پھوٹتی ہوں گی کہ خدایا ہمیں توفیق ملے کہ ہم بھی شہادت سے پہلے تیرے پاک رسولؐ کے پیچھے نماز پڑھ چکے ہوں کہ خدا نے ان کے دلوں پر نظر ڈالتے ہوئے قرآن کریم میں یہ حکم جاری فرما دیا ہے ۔ وہ بات تو پھر نہیں ہو سکتی ۔ لیکن عبادت کی محبت کا سبق تو ہمیں مل گیا ہے ۔ یہ تو پتہ چلا کہ سب سے زیادہ شدت کی مصروفیت کے وقت بھی عبادت کو جو اہمیت حاصل ہے ویسی کسی اور چیز کو حاصل نہیں ۔ پس اس پہلو سے اس جلسے پر بھی اور دنیا بھر میں جہاں یہ خطبے پہنچیں گے اور وہاں بھی جلسے ہوں گے وہاں کے کارکن بھی اس بات کو پلے باندھ لیں اچھی طرح اور مضبوطی سے پکڑ لیں کہ ہر منتظم کا فرض ہے کہ اپنے ماتحتوں کو عبادت پر قائم کرے ۔ عبادت کے سلیقے سکھائے اور جلسہ یو۔کے کے موقعہ پر تو آپ کو یہ ایک دہرا فائدہ ہوگا کہ ایسے بچوں کو بھی آپ عبادت سکھانے کی توفیق پائیں گے جن میں سے بعض نہیں پڑھتے ہوں گے ۔ کیونکہ یہاں کی تربیت میں بہت سے خلا رہ گئے ہیں ۔ میں تقریباً ۶ سال پہلے یہاں آیا ۔ اس سے پہلے جو تربیت کی حالت تھی اس میں بہت سے نقص تھے ۔ جو نسلیں اس تربیت کے دوران پیدا ہوئی ہیں جب میں یہاں موجود رہا ہوں ان کے اندر اور پہلی نسلوں میں بڑا فرق ہے ۔ اس لئے خلاء والی بہت سی نسلیں یہاں ملیں گی جن کے اندر جگہ جگہ تربیتی خلا موجود ہیں ۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدا تعالیٰ منتظمین کو یہ بہت بڑی سعادت بخشے گا کہ اگر وہ اپنے کارکنوں کو نماز سکھا دیں اور نماز کے ساتھ ان کے وضو پر بھی نظر رکھیں ۔ چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کا خیال رکھیں ۔ وضو ٹھیک کرتے بھی ہیں کہ نہیں اور نماز پڑھنے کا طریقہ بھی ٹھیک آتا ہے کہ نہیں ۔ باریک نظر سے دیکھیں تو ان تین ، چار ، پانچ بعض دفعہ دس دنوں میں ، بعض کارکنوں کا عرصۂ خدمت دس دن تک بھی پھیلا ہوگا ۔ بعضوں کا شائد اس سے بھی زیادہ ہو ۔ بہت اچھا موقعہ میسر آ سکتا ہے کہ نئے نوجوانوں کی ، نئی نسلوں کی تربیت کی جا سکے ۔

ہدایات پر عمل کی بھی نگرانی کریں

تربیت کے معاملے میں میں نے یہ کہا کہ باریک نظر سے تفصیل سے دیکھیں ۔ اور یہی بات انتظام کے معاملے پر بھی چسپاں ہوتی ہے ۔ اچھا منتظم وہی ہے جو حکم جاری کرنے کے بعد یا ہدایت دینے کے بعد آخری کنارے تک نظر رکھے اور نیچے اُتر کر اس سطح پر جو کام کی آخری سطح ہے وہاں دیکھے کہ کس طرح ہدایتیں پہنچی ہیں اور کس طرح وہاں کام ہو رہا ہے اور پلاننگ کے وقت بھی باریک باریک امکانات کو اور احتمالات کو پیش نظر رکھے ۔ ایسا ہی مربی دین میں کامیاب ہوتا ہے اور ایسا ہی منتظم دنیا میں کامیاب ہوتا ہے ۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ ہمیشہ ہر حکم دینے کے بعد دوبارہ سنتے تھے اور سننے کے بعد اگر اس کو ضرورت پڑتی تھی تو پھر دوبارہ بتاتے تھے اور پھر سنتے تھے ۔ جب تک آپ کی یہ تسلی نہیں ہو جاتی تھی کہ سننے والے نے بات سمجھ لی ہے اس وقت تک آپ اس کو رخصت کی اجازت نہیں دیتے تھے ۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت سارے انتظامات میں خرابی کا باعث اس سنت سے غفلت بنتی ہے یعنی جو کارکن اس سنت کو نہیں اپناتے وہ ایک پیغام دے دیتے ہیں اور پھر بے فکر ہو کر غافل ہو جاتے ہیں جب کوئی نتیجہ نہ نکلے یا غلط نتیجہ نکلے اور ہم پوچھیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی ! ہم نے تو بتا دیا تھا اس کو ۔ جب اس کو جس کا جو بھی نام ہو اس کو بلایا جاتا ہے کہ جی تمہیں بتا دیا تھا اور پھر تم نے یہ حرکت کی تو وہ کہے گا ۔ جی ! مجھے انہوں نے یہ نہیں بتایا تھا یہ بتایا تھا ۔ اب اس میں جھوٹ سچ کا سوال نہیں ہے ۔ سننے کے انداز مختلف ہیں ۔ بتلانے کے انداز مختلف ہیں ۔ جب تک ان دونوں کا مزاج ہم آہنگ نہ ہو جائے اور یہ بات اچھی طرح واضح نہ ہو جائے کہ جو کہا گیا تھا وہ سمجھا بھی گیا ہے کہ نہیں ۔ اس وقت تک دونوں میں سے کسی کا بھی قصور قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ دونوں کا قصور ہے ۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ذمہ داری سنانے والے پر ڈالی ہے ۔ اسی لئے اپنی خدا کے حضور اسی رنگ میں ذمہ داری دیکھتے رہے اور یہ آپ کی عظمت کا وہ راز ہے ۔ جو شخص کسی کی جواب طلبی کرنے والا ہو اگر وہ اپنی جواب دہی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور اس فکر میں غلطاں نہیں رہتا تو وہ حقیقت میں جواب طلبی کی بھی اہلیت نہیں پاتا اور اس کے نظام میں ایسی خرابیاں لازماً ہوں گی جس کے نتیجے میں جو بات اس کے سپرد کی گئی ہے آگے صحیح رنگ میں پہنچے گی نہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طریق تھا کہ بات بیان فرماتے ۔ پھر یہ بھی فرمایا کرتے کہ جو حاضر ہے وہ غائب تک یہ بات پہنچائے اور پھر خود آخری عمر میں سب سے بڑے مجمع میں مخاطب کر کے ، جو حجۃ الوداع کا موقعہ تھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ بتاؤ ، گواہی دو کہ خدا نے جو مجھے پیغام دیا تھا میں نے تم تک پہنچا دیا ۔ گواہی دو کہ جو خدا نے مجھے پیغام دیا تھا میں نے تم تک پہنچا دیا اور وہ لاکھوں کا مجمع بتایا جاتا ہے اس سارے مجمع نے یک زبان ہو کر گواہی دی ۔ آپ کو ان کی گواہی کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ اُن پر گواہ تھے لیکن اپنے دل کی ایک خواہش پوری کرنے کے لئے کہ خدا کے سامنے میں جوابدہ ہوں ۔ میرے سامنے خدا کے یہ لاکھوں بندے گواہ ٹھہر جائیں کہ ہاں میں نے حق ادا کر دیا تو اچھا منتظم خواہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی ہو اس کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر چلے بغیر چارہ ہی کوئی نہیں ۔ چاہے نہ چاہے اسے اس سنت پر عمل کرنا ہی ہوگا ۔ اور جہاں نہیں کرے گا وہاں نقصان اٹھائے گا ۔ سنتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ خوبی ہے کہ اس کے اکثر حصے ایسے ہیں جن میں منکرین کے لئے بھی سوائے اس سنت پر چلے چارہ نہیں ہے ۔ نہیں چلیں گے تو مار کھائیں گے ۔ اس لئے جو غلام ہیں جو عاشق ہیں جنہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کو اس غلامی کے رنگ سکھانے ہیں اُن کے لئے تو بہت ہی ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سنت کو بڑی باریک نظر سے دیکھیں اور اپنی جان پر اس کو جاری کریں۔ اپنے دل سے چمٹا کے بیٹھ جائیں اور پھر اس سے استفادہ کرکے نیک نمونے دنیا میں ظاہر کریں جو سنت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو زندہ کرنے والے نمونے ہوں۔ پس نظام جماعت کے ہر حصے پر اس بات کا اطلاق ہوتا ہے۔ آپ جب کسی کارکن کو ہدایت دیں۔ جلسے کے موقعہ پر بھی یہی طریق اختیار کریں۔ ہدایت کے بعد اس سے پوچھیں کہ کیا سمجھے ہو، بتاؤ۔ پھر وہ جو غلط سمجھا ہوگا اس کو درست کریں اور پھر اس کو یہ بھی سکھائیں کہ اگر تم نے کسی اور کو پیغام دینا ہے تو آگے بھی اسی طرح، اسی طریق پر دو۔ اور اچھی طرح یقین کر لو کہ بات صحیح رنگ میں پہنچ گئی ہے۔

دُعا کریں اور کرائیں

آخری بات یہ کہ دعا پہ بہت زور دیں۔ میں نے بارہا زور دیا ہے لیکن دعا ایک ایسی چیز ہے جس پہ پورا زور دیا ہی نہیں جا سکتا یعنی جتنا بھی دیں اتنا ہی کم ہے۔ یہ اُردو کا محاورہ ہے مگر عملاً یہ محاورہ اور کسی چیز پہ صادق آئے نہ آئے دعا کے مضمون پر ضرور آتا ہے۔ انسان جس کو کثرت سے دُعا کی عادت بھی ہو وہ بھی بعض موقعہ پر غافل ہو جاتا ہے اور جس کو زیادہ دعا کی عادت ہو اور خدا تعالیٰ اس کو سبق دینا چاہے تو اس کی تھوڑی سی غفلت بھی غلط نتیجہ پیدا کرکے اس کے سامنے آ کھڑی ہوتی ہے اور جب اُسے یاد آتا ہے کہ اوہو! میں نے تو دعا کرنی تھی اور دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نتیجے کو درست بھی فرما دیتا ہے۔ پس ہمارے تمام منتظمین کو دعا کو اپنانا چاہیئے اور دعا سکھانی چاہیئے۔ جس طرح نماز سکھانی ہے۔ اس طرح اپنے نوجوانوں کو دعا کی اہمیت بتائیں اور اُن سے کہیں کہ اپنی روزمرہ کی ضرورتوں کے وقت اپنے لئے دعا کیا کریں۔ ہر کام میں مصروف ہوتے وقت دعا کیا کریں۔ اس سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی سہولتیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر کام اس طرح چلتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ یہ کون چلا رہا ہے۔ خود رو ہو جاتے ہیں۔ بہنے چلے جاتے ہیں اور اسی طرح پھر ہم نے دیکھا ہے کہ جلسے کے بعد جلسہ آ کر گذر جاتا ہے۔ شروع میں بڑی مشکل پڑتی ہے۔ بڑے بوجھ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں لیکن جب جلسہ چلتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے فرشتے وہ بوجھ اٹھا کر اس حد سے گزر چکے ہیں اور پتہ ہی نہیں لگا کہ کب وقت آیا اور کب گذر گیا تو یہ دعاؤں کی برکت ہے جو ہماری نسلوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تربیت یافتہ نسلوں سے ورثے میں یہ برکت پائی ہے اور یہ سلیقہ سیکھا ہے۔ اسے اب اگلی نسلوں میں ہمیں جاری کرنا ہے اور نسلاً بعد نسلٍ اس کی حفاظت کرنی ہے تو دعا کریں اور دعا کروائیں اور دعا کے سلیقے سکھائیں اور اس کے نیک نمونے قائم کریں اور پھر اس کے پھل کھائیں۔ دعا کے ذریعے مانگ کر جو چیز ملتی ہے اس کا مزہ ہی اور ہے۔ خدا کے روزمرہ تو اتنے احسانات ہیں کہ ان میں ڈوبے ہوئے آپ کو یہ پتہ ہی نہیں رہتا کہ کون کون سے احسانات ہیں۔ گننا شروع کریں تو ایک دن کے احسانات مہینوں میں نہیں گن سکتے لیکن دعا کے وقت ایک ذاتی رابطہ پیدا ہو جاتا ہے احسان پانے کا اور جو اس کا لطف ہے وہ عمومی احسان سے ایک الگ لطف ہے۔ روزمرّہ روٹی کھا رہے ہیں لوگ۔ روٹیاں تقسیم ہو رہی ہیں مگر کسی کو بلا کر کہا جائے کہ میاں یہ تمہارے لئے روٹی رکھی ہوئی ہے اس روٹی کا بالکل اور مزہ ہے۔ اس لئے دعا کے ذریعے وہ لذت حاصل کریں اور اپنے رب سے وہ تعلق پیدا کریں جس کے نتیجے میں آپ کو بھی خدا کی طرف سے تھوڑا تھوڑا مائدہ ملنا شروع ہو جائے۔ کچھ رزق براہِ راست آپ کے حصے میں آئے اور اس کی وجہ سے پھر مستقل ہماری آئندہ نسلوں کی حفاظت ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

خبریں

ملکی خبریں

○ پنجاب حکومت شدید ترین مالی بحران کا شکار ہو گئی ہے۔ صوبائی حکومت نے سٹیٹ بنک سے ۳ ارب روپے کا اوور ڈرافٹ لیا ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ ۶ کروڑ کا اوور ڈرافٹ لیا جا سکتا ہے۔ اس تین ارب روپے میں سے دو ارب روپے الیکشن لڑنے والے اسلامی اتحاد کے امیدواروں کو بطور ترقیاتی فنڈ دئے جائیں گے۔ امیدواروں کو یہ رقوم دینے کی وجہ سے سالانہ ترقیاتی پروگرام درہم برہم ہو گیا ہے۔

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ اگر پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی تو جارح کو عبرت ناک سبق دیا جائے گا۔

○ لاہور سے نواز شریف کے مقابلے میں الیکشن لڑنے والے پیپلز الائنس کے امیدوار ائیر مارشل محمد اصغر خان نے کہا ہے کہ ہمارا مقابلہ آئی۔ جے۔ آئی۔ سے نہیں بلکہ صدر غلام اسحٰق سے ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان کے حلقے میں ۱۵ ہزار جعلی ووٹ بنوائے گئے ہیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے کہا ہے کہ میرا آئی۔ جے۔ آئی۔ سے کوئی تعلق نہیں میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے انتخابات میں حصّہ لے رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جی۔ ایم۔ سیّد پاکستان کے حامی ہیں اور اعتزاز احسن بھارتی ایجنٹ ہیں۔

○ آئی۔ جے۔ آئی۔ نے اپنا انتخابی منشور تیار کر لیا ہے۔ اس کے مطابق مرکز کے پاس ۸ محکمے رہیں گے۔ اس کے علاوہ بعض دیگر امور بھی مرکز کے پاس ہوں گے۔

○ فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے پاکستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے ساتھ تنازعے کے نتیجے میں صدر اسحٰق کو اخلاقی نقصان ہوا ہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ کی خصوصی عدالت نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی انتخابی مصروفیت کے باعث ان کو عدالت میں حاضری سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

○ سندھی رہنما جی۔ ایم۔ سیّد نے آئی۔ جے۔ آئی۔ کی حمایت کا اعلان کیا ہے انہوں نے کہا کہ نواز شریف ہمارے مقاصد پورے کر رہے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکی ایوان نمائندگان میں صدر بش نے شکست کھانے کے بعد کئی سرکاری شعبے بند کر دیئے ہیں۔ ٹیکسٹائل کی درآمدات پر پابندی کا بل ویٹو کر دیا ہے تاہم ایوانِ نمائندگان نے مزید ایک ہفتہ کے لئے کاروبارِ مملکت چلانے کی خاطر عارضی مالی انتظام کی منظوری دے دی ہے چند دن میں دس لاکھ سرکاری ملازمین کی چھٹی کر دی جائے گی۔ نیشنل پارک اور قومی یادگاریں بھی بند کر دی جائیں گی تاہم خلیج میں موجود امریکی افواج کو کسی طور متاثر نہیں ہونے دیا جائے گا۔

○ لندن کی ایک عدالت نے پانامہ کے سابق صدر جنرل نوریگا کے ساتھ سازباز کرکے کالا دھن سفید کرنے کے جرم میں دو پاکستانی بنکاروں کو سزا سنا دی ہے۔

○ امریکہ نے پاکستان کو باضابطہ طور پر آگاہ کر دیا ہے کہ پاکستان کی فوجی امداد معطل کر دی گئی ہے۔ تاہم اس فیصلے سے اقتصادی امداد متاثر نہیں ہو گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صدر بش نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں مطلوبہ سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا۔

○ بھارتی وزیراعظم مسٹر وی پی سنگھ کی پارٹی کے ۲۹ ارا کین نے ان سے استعفےٰ کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ صدر بش نے کہا ہے کہ وہ خلیج کے مسئلہ پر اپنی شرائط سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ادھر صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ کویت پر قبضہ برقرار رکھنے کے لئے ہم ایک ہزار سال تک لڑنے کو تیار ہیں۔

○ گورداسپور کے ایک بازار میں بم کا دھماکہ ہونے سے کم از کم ۱۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ۲۵ حریت پسندوں کو شہید کر دیا ہے۔

○ دوبئی کے حکمران اور متحدہ عرب امارات کے نائب صدر اور وزیرِ اعظم طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

تقریب شادی

مکرم ظفراللہ ملک صاحب ابن مکرم ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ الوحید صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد احمد نعیم صاحب متوفی بعوض مبلغ تئیس ہزار روپے حق مہر قرار پایا۔ مورخہ ۵ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے نکاح کا اعلان کیا جس کے بعد رخصتی عمل میں آئی۔

مکرم مولانا نے مختصر خطبہ نکاح میں کہا کہ جب بھی کوئی مربی سلسلہ بیرون ملک دعوت الی اللہ کے لئے جاتا ہے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور روانگی سے قبل حضرت امام جماعت سے بعض ہدایات کا طالب ہوتا ہے۔ حضور اس کو بعض نصائح فرماتے ہیں جن کو سمجھدار مربیان نہ صرف یاد رکھتے ہیں بلکہ نوٹ بھی کر لیتے ہیں اور جو مربی ان نصائح پر پوری طرح سے عمل کرتا ہے وہ ہمیشہ کامیاب وکامران رہتا ہے۔ یہ ایک مربی سلسلہ کی زندگی کا ایک نیا دور اور ایک نیا موڑ ہوتا ہے۔ مولانا نسیم سیفی صاحب نے کہا کہ جب کسی لڑکے اور لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو یہ بھی ان کی زندگی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے زندگی کے اس نئے سفر پر روانہ ہونے والوں کو بعض نصائح فرمائی ہیں۔ اور حکم دیا ہے کہ ہر لڑکے اور لڑکی کی شادی کے موقع پر یہ نصائح انہیں سنا دی جائیں۔ مولانا نے کہا کہ یہاں بھی یہی بات سچ اور درست ہے کہ جو جوڑا ان نصائح کو یاد رکھتا ہے اور اس پیغام کو پلے باندھ لیتا ہے وہ زندگی کے اس نئے سفر میں ہمیشہ کامیاب اور کامران ہوتا ہے۔ مولانا نے اس خوبصورت اور دلنشیں تمہید کے بعد نہایت مؤثر رنگ میں حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت کے مطابق جو آیات اس موقعہ پر پڑھی جاتی ہیں ان کا ترجمہ سنایا۔ مولانا نے کہا کہ ہر شادی شدہ جوڑے کو زندگی کے اس نئے سفر میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصائح یاد رکھنی چاہئیں اور چودہ سو سال کا یہ تجربہ ہے کہ جس جوڑے نے ان نصائح پر عمل کیا وہ ہمیشہ کامیاب اور کامران رہا۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ آج کل حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز گھریلو ماحول کو بہتر بنانے کی خاص طور پر تلقین فرما رہے ہیں اس سلسلہ میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ خطبہ نکاح کی آیات کو سامنے رکھنے سے یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں مولانا نے دعا کرائی کہ مولا کریم اپنے فضل سے اس جوڑے کو کامیاب و کامران زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنی رحمتوں سے نوازتے ہوئے اس رشتہ کو مثمر بثمرات حسنہ کرے۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ تمام مریضوں کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (ادارہ)

صد سالہ جشن تشکر کیلئے فراہم کی جانے والی رقوم کو جوبلی فنڈ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کیا آپ نے اپنا وعدہ ادا کر دیا ہوا ہے؟

ھوالشافی

CMC

کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	۴۰/-	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۰/-	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۶۵/-	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۱۸۰/-	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۴۵/-	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۴۰/-	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۷۵/-	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

ہیڈ آفس گولبازار ۔ ربوہ فون نمبر ۷۷۱ ۔ ۶۰۶

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) لاہور کراچی

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

RJ

الرّحیم جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون: 629443 - 626280

نرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد ۔ اٹھرا ، سوکھا ، گرمی ، گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ ۔ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۴۳۱

برانچیں

ربوہ : اقصیٰ چوک نزد ٹیڑ بکس

ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

کراچی : محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زدجامِ عشق ۱۲۰/-
تریاقِ معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۲۱۳۴

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز گولبازار ربوہ
فون ۶۸۱ / ۶۸۲

حنیف ہومیو پیتھک کلینک
۱۷۶ ۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن لاہور
موسم گرما کے اوقات کار
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ بجے سے ۱۱½ بجے
شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
جمعہ کو صرف صبح اور ہر ہفتے کو صرف شام کے وقت دواخانہ کھلا ہوگا۔
خاکسار ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

خوشخبری
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
اوقات کار ۔ ۴½ شام تا ۸ بجے شب
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے علاج اور مصنوعی دانت لگوانے کا تسلی بخش انتظام۔
ڈینٹسٹ :۔ رانا مدثر احمد

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی :۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور :۔ 1-D-3 گلشن راوی
ملتان :۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین :۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان :۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ :۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ فون نمبر ۵۵۸

آنکھوں کے مریضوں کیلئے اطلاع ہے
کہ موسم سرما میں بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد کے مریضوں کے معائنہ کے اوقات مندرجہ ذیل ہونگے۔
ہفتہ سے جمعرات تک
صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵ بجے سے ۷ بجے تک
تعطیل جمعہ
امتیاز سرجیکل کلینک
A ۸ ۔ حبیب اللہ روڈ ۔ لاہور
فون: ۳۰۱۴۴۵ اور ۳۷۲۰۵۷

Domestic Electronics Corporation
IMPORTERS • INDENTORS • BUSINESS EXPERTS • ADVISERS

Tel. No.: 2 2 1 0 8 3
Cable : "DOMESTICS"
Telex : 44942, 44944, 44679 CTOLH PK
Fax : (042) 304639
Atn : M. M. Ahmad Khan Ayaz
P.O. Box : 3 0 5 LAHORE

کاروباری حضرات توجہ فرمائیں

ہم نے بفضلِ تعالیٰ آپ کے کاروبار کے فروغ کیلئے مندرجہ ذیل مراعات فراہم کی ہیں۔ آپ اپنی اولین فرصت میں اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

I ۔ جدید ٹیکنالوجی کے شاہکار (ان کی سب ایجنسی آسان شرائط پر حاصل کریں)
SECURITY SYSTEMS (ALARMS) کار اور رہائش گاہ کیلئے سیکیورٹی الارم ۔ DICTATING MACHINES (GERMANY) دفتری کاروبار کو مربوط کرنے کے لئے نہایت کارآمد ۔ TRICKTRACER (HOLLAND) ہر قسم کی کرنسی اور دستاویزات کی صحیح جانچ پڑتال کیلئے اصل و نقل کا امتیاز ۔ COMPUTERS FAX & COPIERS کے فاضل پرزہ جات ۔ جاپان و دیگر ممالک سے برآمد کا فوری انتظام۔

II ۔ گھریلو صنعت کیلئے ہر قسم کا خام مال اور مشینری کے پرزہ جات موجب بر انڈ متعلقہ ممالک سے درآمد کرنے کا معقول اور فوری انتظام۔

III ۔ LEATHER SCRAPS اعلیٰ قسم کے چمڑے کے ٹکڑے مناسب سائز ۔ انگلینڈ اور امریکہ سے تھوک کے حساب درآمد کرنے کا خاطر خواہ بندوبست۔ نمونہ جات برائے ملاحظہ موجود۔

IV ۔ ٹی وی، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ ۔ واشنگ مشین کے فاضل پرزہ جات چین وغیرہ سے درآمد کیلئے سب ایجنسی کے حصول کا انتظام۔

V ۔ CHINA چائنہ سلک درآمد کرنے کے لئے نمونہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

VI ۔ شادی بیاہ و دیگر پرمسرت تقریبات کیلئے تحائف کی پیکنگ کیلئے نہایت دیدہ زیب خوشنما رنگین کاغذ کے رول حاصل کریں۔ نمونہ جات برائے انتخاب موجود ہیں۔ حسب خواہش ان پر تہنیت کے پیغام بھی چھپوائے جا سکتے ہیں۔

VII ۔ محفوظ سرمایہ کاری کیلئے مناسب اور منفعت بخش شرائط پر ہماری پیشکش پر کاروبار میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

VIII ۔ جو حضرات رموز تجارت اور انگریزی زبان میں غیر ملکی ایجنسیوں سے خط و کتابت میں دسترس حاصل کرنا چاہیں وہ ادارہ ہذا سے فارم درخواست پانچ روپیہ بذریعہ پوسٹل آرڈر بھجوا کر مجوزہ فیس کی ادائیگی کے بعد بذاتِ خود یا بذریعہ خط و کتابت استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم آپ کی پیشوائی کے منتظر
رابطہ ٹیلیفون نمبر ۲۲۱۰۸۳ پوسٹ بکس نمبر ۳۰۵ لاہور
آپ کے خیر اندیش
ایم ۔ ایم احمد خان ایاز
مینجنگ ڈائریکٹر